سوال

(139) کیا حقہ نوشی کرنا درست ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حقہ نوشی کرنا درست ہے۔ اگر منع ہو تو کس دلیل سے تشفی بخش جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک حدیث میں آیا ہے۔

نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کل مسکر ومفتر

یعنی نشہ آور دماغ میں فتور لانے والی چیزوں سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ تمباکو میں سکر نہیں مگر فتور دماغ ضرور ہے۔ جو شخص اس کو نہ پیتا ہو۔ وہ پہلی دفعہ کھائے پیئے تو اس کے دماغ میں ضرور چکر آ جاتا ہے۔ پس اگر یہ حدیث صحیح ہے تو کچھ شک نہیں کہ تمباکو اس میں داخل ہے۔ (29 ربیع الثانی 1337 ہجری)

تشریح

تعرض الانسان من امتلاء دماغ من الابخرت المتصاعدة من الخمر ومایقوم مقامها الیه فیتعطل معه عقله الممیز بین الامرزا الحسنة والقبیحة وقیل السکر غفلة تعرض الانسان مع الطریب والنشاط وفتور الاعضاء من غیر مرض ولاعلقه مباشرة مایوجبها من الماکزل والمشرب والمشموم وقیل هو فتور تغلب عل العقل من غیر ان یزید وقیل هو معنی یزبل باء العقل وفی کشف الکبیر قیل هو سرور یغلب علی العقل بمباشرة بعض الاسباب الموجبة فیمنع الانسان عن العمل بموجب عقله من غیر ان یزیله ولهذا بقی السکران اهلا للخطاب انتهی

وقال ابو حنیفة سکران هوالذي لایعقل مطلقا لاقلیلا ولاکثیرا ولاالرجل منالمراة وعندهما هوالذي یهذي ویختلط جده بهزله ولایستقر علی شی فی جواب وخطاب والیه مال اکثر المشائخ کما فی الهدایة وفی فتاوي قاضی خان قال ابو حنیفة السکران من لایقرف من السماء ولاالرجل من المراة وقال صاحیاه اذا اختلف کلامه بالهذیان فهو سکران وعلیه الفتوي وعند الشافعی ان یظهر اثره فی مشیه وحرکاته واطرافه وهذه خملاصة مافی الشرح وقایه

شرح کے مسائل اکثر کلیہ ہیں۔ جزیئہ بہت کم ہی ہیں۔ ازاں جملہ یہ بھی ہے کہ

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكل ذي مخلب من الطير (الحديث)

باز۔ اوسکا۔ کوڑا۔ پوکھا اس میں داخل ہیں۔ ایضاً

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن حشرات الارض (الحديث)

چنانچہ چھچھوں۔ ندر۔ چھپکلی۔ گرگٹ۔ قنفذ۔ یربوع اس میں داخل ہیں۔

حرام بخاری شریف میں ہے کہ

خطب عمر علی منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نزل تحريم الخمر وهى من خمسة اشياء العنب والتمر والحنطة والشعير والحسل المرما خامر العقل قال الخطابی انما عد عمر المخمسة المذكور لاشتهاء اسماىها فى زمانه اليضا

بعض احادیث میں رزا اور ذرہ کا بھی ذکر آیا ہے۔

فيه دلالة على انه كل ماخامر العقل فهو خمر سواء كان من المشروبات اوالماكزلات اوالمشمومات فى اي زمن ومن اي شيئ

سبل السلام ص 170 ج 2 میں ہے۔

ويحرم مااسكر من اي شى وان لم يكن مشروبا كالحشيشة وفى عون المعبود ص 370 ج 3 قال فى السبل قال المصنف اي الحافظ ابن حجر من قال انها اي الحشيشة لاتسكر وانما تخدر فهى مكابرة فانها تحدث مايحدث المخز من الطرب والنشاط قال اذا سلم عدم الاسكار فهى مفتر وقد اخرج ابوداود انه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكر ومفتر وقال على العراقى وابن تيمية الاجماع على تحريم الحشيشة اول ماظهرت فى اخر المائة السادسة من الهجره حين دولة التتار وهى من اعظم المنكرات وهى شر عن الخمر من بعض الوجوه لانها تورث نشاط ولذة وطربا كالخمر وتصعب الطعام عليها اعظم من الخمر وانما لم يتكلم فيها الائمة الاربعة لانها تكن فى زمانهم

ايضا فى ص 374 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر حرام وقال صلى الله عليه وسلم مااسكر كثيرة فقليله حرام ولم يفرق صلى الله عليه وسلم بين نزع لكونه ماكزلا او مشروبا على ان الخمر قد توكل بالخبز والحشيشة تذاب وتشرب انتهى

تاڑی۔ بھنگ۔ افیون۔ وتمباک۔ مسکر۔ مفتر۔ کے اندر داخل ہیں۔ کیونکہ اصول کا مسئلہ ہے۔ ''

وفى البخاري ليكونن من امتى اقوام يستحلون الحزوا لخمر والمعازف (الحديث) وفى فتح الباري 23 فى هذا الحديث وعيد شديد على من يحيل فى تحليل مايحرم بتغير اسمه وان الحكم يدور مع العلة والعلة فى تحريم الخمر الاسكار فهما وجد الاسكار وجد التحريم ولولم يستمر الاسم

''فتح الباری میں ہے۔ ''

وكان البخاري اراد بذكر هذا الاثر فى الترجمة ان المراد بتحريم مااسكر كثيرة ان يكون الكثير فى تلك الحالة مسكرا فلو كان الكثير فى تلك الحالة لايسكر لم يحرم قليله وكثيره كما لو عير العنب وشربه فى الحال

ایک حدیث یہ بھی ہے۔

كل مسكر حرام وما اسكر الفرق منه فملوالكف منه حرام

تجربہ

عوام وخاص اطباء سے یہ مسئلہ حل ہوا ہے۔ کہ فرق یعنی قریبا آٹھ سیر چھوڑ کر بجائے اس کے چھٹانگ بھر زردہ یا کچی پتی کھائی جائے۔ تو عقل وحواس بجا رہتے ہیں۔ عیاں راچہ بیان۔ اگر کسی کو اس میں شک ہو تو تجربہ کر کے دیکھ لے لا حکیم الا ذو تجربہ۔

شارع علیہ السلام کا کلام۔ ما اسکر کثیرہ ہے۔ ما اضر کثیرہ نہیں ہے۔ ورنہ دنیا بھر کی حلال غذا بھی حرام ہو جاتی۔ جملہ۔ وما اسکر کثیرہ'' عام ہے اس میں مشروبات۔ ماکولات۔ مشمومات۔ کی تخصیص وقید نہیں۔ حدیثوں میں شراب کا لفظ بقید اتفاقی ہے۔ قید احترازی نہیں۔ فتح الباری میں ہے کہ

كذا قيده بالشراب وهو متفق عليه ولا يرد عليه ان غير الشراب ما يسكر جيبسے وهي من خمسة الخ

اس زمانے کے لحاظ سے قید اتفاقی ہے۔ آجکل چاول اور بھات کو بھی سٹر بچر کو نشہ آوار چیز کی جاتی ہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ بعض کتب اور شروحات کے اندر حشیشہ کو کسی نام کے ساتھ متعین کیا ہے۔ ہمارے ناقص خیال میں یہ تحکم ہے۔ اصل میں اسکار وافتارعت ہے۔ جس زمانے میں جس قسم کی اشیاء میں وہ علت پائی جائے۔ تو وہ شے محرمات میں سے شمار ہو گی۔ الحاصل انصاف کی عینک لگا کر ادلہ مذکورہ کو ملاحظہ کرنے سے کما حقہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ حقہ یا تمباک خواہ زردہ ہو یا کچی پتی ہو۔ یا خمیرہ ہو یا بیڑی سگریٹ سب مسکرات ومفترات میں داخل ہیں کسی نے خوب کہا ہے۔

تماکو نوش را سینہ سیاہ است اگر باور نداری نے گواہ است

قال ابن ارسلان في شرح السنن اجمع المسلمون على وجوب الحد على شاربها سواء كان شرب قليلا او كثيرة ولو قطرة واحدة (نيل الاوطار)

مسکر اور مفتر میں ویسا ہی فرق جیسا کہ ''نوم ونعاس'' میں (عون المعبود) ہر چند کہ مسئلہ ہذا میں علماء کرام مختلف الاراء ہیں مگر

ہوتے ہوئے مصطفٰے کی گفتار مت دیکھ کسی کا قول وکردار

ان شاء الله تعالى هذه كفاية لمن له هداية وليس له غوايه۔ والله ولي التوفيق۔ (اہلحدیث دہلی۔ 15 اگست 52 سمہء)

نوٹ

شراب کے بعد بنی نوع انسان کو جس چیز نے تباہ وبرباد کیا ہے۔ وہ تمباکو ہے۔ ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ یہ گھریلو زہر ہے۔ "امید ہے کہ تمباکو زدہ حضرات اس مضمون سے سبق حاصل کریں گے۔ (محمد عمر خوشنویس)

نوٹ

تمباکو کو مباح کہنے والے حضرات کو جواب دیتے ہوئے حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب۔ بارکپوری نے اس کا استعمال غیر مباح قرار دیا ہے۔ (دیکھو تحفۃ الاحوذی جلد 3 ص 43)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد 2 ص 112

محدث فتویٰ